

جس کی اللہ امانت کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں



علمائے اہلسنت کی نظر میں

یزید

امام المناظرین
حضرت علامہ صوفی محمد اللہ داتا گشتی بندہ
رحمۃ اللہ علیہ

از قلم:

www.ashar-ul-ulum.com



ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ يُهِنِ اللَّهَ فَمَالَهُ مِنْ مَكْرِمٍ
جس کی شہادت کرے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

علمائے اہل سنت

www.Ishaan-uloom.net کی نظر میں

میزید

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ ضوفی محمد اللہ تاج صاحب مدظلہ

ناشر

ادارۃ اشاعت العلوم وسن پورہ (لاہور پاکستان)

نام کتاب : علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید
مصنف : امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اشاعت : چہارم : شوال ۱۴۱۲ھ
تعداد : اشاعت اول تا دوم : دو ہزار (۲۰۰۰)

سوم : دو ہزار (۲۰۰۰)
چہارم : تین ہزار (۳۰۰۰)
www.Ishaat-ul-Uloom.net

ہدیہ : ایصال ثواب بحق قبلہ صوفی محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(مصنف کتاب ہذا) اور دعائے خیر بحق معاونین ادارہ
ناشر : ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ دکن پورہ لاہور - ۳۹۔

ملنے کا پتہ

غلام ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک معری شاہ، لاہور (پاکستان)

فہرست

- ۱۔ پیش لفظ ۵
- ۲۔ غیر متقلد و مایوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں ۸
- ۳۔ یزید کا مختصر اور ضروری تعارف ۹
- ۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۱۰
- ۵۔ عالم ہاکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان ۱۰
- ۶۔ حدیث نمبر ۱۰
- ۷۔ ضروری وضاحت ۱۱
- ۸۔ حدیث نمبر ۱۲
- ۹۔ حدیث نمبر ۱۳
- ۱۰۔ اہل مدینہ اور یزید ۱۴
- ۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید ۱۶
- ۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ۱۶
- ۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبلی فرماتے ہیں ۱۹
- ۱۶۔ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ ۲۰

- ۱۷۔ حافظ ابن کثیر کا زید کے متعلق عقیدہ
 ۲۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سُنی شافعی کا عقیدہ
 ۱۹۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ
 ۲۲۔ امام بخاری سُنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
 ۲۱۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور زید
 ۲۲۔ ابوشکور رسالی محمد بن عبدالسعد شیب کشی
 ۲۳۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں
 ۲۴۔ علامہ عبدالعزیز مروجہ نبلس شرح العقائد میں فرماتے ہیں
 ۲۵۔ علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 ۲۶۔ شاہ عبداللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 ۲۷۔ اُمتِ مسلمہ میں اختلاف
 ۲۸۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ
 ۲۹۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۲
 ۳۰۔ جواب نمبر ۲
 ۳۱۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید
 ۳۲۔ اعلان

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو باطل ہمیشہ
منسوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو مزور
کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی
طرح غلام احمد قادیانی کی اُمت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی
جسہ نہ کر سکی۔ بعینہً گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے بدگو و گمراہ اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت
کا اظہار و منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست
ہونے کی تین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جناد و یوں کی گستاخیوں کی تادیبیں
ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کار و بار دیکھو۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ حدِ محمد و علیہم الصلوٰۃ والسلام
کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھٹے بندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی
خدا واد شریعت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو
امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اور اراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر ہمیں ہے ویسی ہی عوام کو دکھادی جائے۔

فقط

محمد راشد داتا

www.Ishaat-ul-Uloom.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى
وَالْبِهِ وَآخَصَّاهِ وَأَذَلَّيَا رِيبَهُ اللَّهُ تَعَالَى

اما بعد! دنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ
دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود
فرماتا ہے اِنَّ الدِّينَ جَمَدٌ اَحْمَدُ الْاِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم
کا انکار کرنا ہے۔ باقی آسام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے
تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشادِ اگامی ملاحظہ ہو۔

لَقَدْ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَا مُحَمَّدُ
مِثْلَهُ كَمَا رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لاسلام
اعْتَبِرُوا مَا آتَاكُم مِّنْهُ
اصْطَفَا بِنَا
میری امت کے تشرگروہ ہوں گے
سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون
ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ
کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو کہ صنفی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال
اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو انھنرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علیکم بسنتی" یعنی تم میری سنت کو
لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت بھی تھے اور یہی ایک

نہ مشکوٰۃ شریف ج ۲ سطر ۱۰، مطبوعہ دارالعلوم کراچی

مذہب حق ہے باقی سب نوہید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے
حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِشْرِيُّ وَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاسِمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَائِمِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ بْنُ الْغَلَابِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْزٍ

السَّوْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَدَامَةَ

الْخَزَرَجِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ هَمْرٍ عَنْ

مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں اہل بدعت اور اہل ہوا
کے چہرے قیامت کے دن سیاہ
ہوں گے اور اہل سنت و جماعت
کے چہرے سفید ہوں گے۔

www.Ishaat-ul-Islam

بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عِيَّانٍ الْإِمَامِ

بَيْهَقِيِّ وَبُخَارِ وَتُسُوذَ وَبُخَارَ فَأَمَّا الَّذِينَ نُوذَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَهْلُ

النَّبَا وَالْأَهْوَاءِ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وَجُوهُهُمْ فَأَهْلُ

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۝

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر متعلقہ دہائیوں کے امام قاضی شروکانی لکھتے ہیں:

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ

أَلْفَخْلَبِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ

۝

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ لِّلَّذِينَ تَبَيَّضَتْ وُجُوهُهُمُ هُتُورٌ ۚ وَلِلَّذِينَ تَسَوَّدَتْ وُجُوهُهُمُ سُفُوفٌ ۚ هَٰذَا نَصِيبُ النَّاسِ فِيمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ﴾
 ﴿الْحَاطِطِينَ ۚ وَالَّذِينَ يَلْمِزُونَ عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ مَتَرَدِّقِينَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ أَنِيضًا مَّرْقُوعًا ۚ أَلَيْسَ لِنَعْمِ الْبَعْضِ فِي الْأَوَّلِ مَثَلَةٌ ۚ﴾
 عَن أَبِي سَعِيدٍ ۚ

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہو کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کلام نہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت و جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور دیگر علماء و ائمہ اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو بلاک ہو وہ دیدہ و دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

يَزِيدُ بْنُ مَعَادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَافِظٍ ابْنِ حَجْرٍ عَسَلَانِي لَكِنِّي لَا أَعْلَمُ بِأَبِيهِ

نہ تفسیر فتح البدر جلد ۳ صفحہ ۹۴

سُفْيَانُ هَجَرَ بَنِي حَرْبٍ مِنْهُ
 أُمِّيَّةٌ بَنِي عَسِيدٍ كُنُسُ الْأَنْبَاءِ
 بَنِي سَمَاعٍ وَبَنِي ابْنِ سَفْيَانَ مَخْرَجُ حَرْبٍ
 بَنِي أُمِّيَّةٍ بَنِي عَسِيدٍ كُنُسُ الْأَنْبَاءِ
 اس کی ابو خالد ہے عثمان رضی اللہ عنہ
 کی خلافت کے زمانے میں پیدا
 ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

مَنْ أَتَمَّلَ مَنْزِلَ رَمَّةِ أُمِّيَّةٍ
 وَلَيْسَ فِي الْعَقْدِ الشَّيْبِ
 یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
 عہد نبوی میں ہوئی ہے۔
 لہذا ائمہ کو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
 پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اہل اور موضوع
 (من گھڑت) قلعہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

وَيَذَالُ هَذَا أَمْرًا شَقِيًّا قَابَسْنَا
 بِمَا نَقِصَ طَحْشًا يَكُونُ أَوَّلُ سَنَ
 يَشْلُبُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ
 يَقَالُ لَهُ يَنْفِيهِ لَ

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو
 گا۔ یہاں تک کہ رشتہ اندازی کرنے
 والا پہلا شخص بنی امیہ سے ہو گا اور
 نام اس کا یزید ہو گا۔

ضروری وضاحت

صواعق مرقہ عربی ابن جریر کی رحمة اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر ۱۱، لیکن سند اس حدیث
 شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى فِي مَسْنَدِهِ مَعْنَانُ
 الْحَكَمِيُّ عَنْ بَنِي سَعْدٍ قَالَ مَعْنَانُ
 الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ جَرَّاحٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث ابو اعلیٰ کہتے ہیں کہ یہی حدیث
 سنانی حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید نے
 ان کو اوزاعی نے ان کو عمرو بن
 اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے ابو وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب کہتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ ر ک
 ابو عبیدہ بن جراح سے حقائق نہیں ہوئی۔

لے مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۱۹ سطر ۲۲، مسان المیزان جلد ۹ ص ۲۱۹ سطر ۲۲، ریکۃ النقاۃ عربی ابوالحسن
 مسر ۱۱۰ ص ۲۱۹ سطر ۲۲، مسان المیزان جلد ۹ ص ۲۱۹ سطر ۲۲، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۱۹ سطر ۲۲

حدیث نمبر ۲

أَخْرَجَ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
أَبِي الدُّدَاهِ بِسَمْعِ النَّسَبِيِّ
عَنْ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدُلُّ
مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي وَجَعَلَ مِنْ بَيْنِي
أُمَّيَّةَ يُعَالٍ لَهُ يَزِيدُ بِهِ

حدیث زہری نے اپنی سند میں
ابو دوداء سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ روایت درگرمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المؤمنین
رضی اللہ عنہ اور رحمتہ اللہ علیہ کہنے اور کہنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد دلوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
قویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شراؤ۔

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا
 زُهَيْرُ بْنُ مَرْجَبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ
 وَكِيعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَلَاءِ سَمِعْتُ
 أَبَا هَاشِمٍ فِي سَمْعَتِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَنُوا قَوْمًا مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
 وَامْسَاةَ الْيَتِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
 (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں
 کی مگرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ ستین کی جگہ سبعین لکھا گیا دلیل
 اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ یوں دُعا
 فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْتَفِيكَ مِنْ رَأْسِ
 السِّتِّينَ وَامْسَاةَ الْيَتِيمَانِ۔

پھر فرماتے ہیں ہ۔
 فَاسْتَجَابَ اللَّهُ مُتَوَكِّفًا ذَلِكَ سَنَةٌ
 تِسْعٌ وَخَمْسِينَ وَكَانَتْ وَفَاةٌ

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
 اُن کو سزہ ۵۹ میں وفات دے دی

لے البدایۃ والنہایۃ ج ۲ ص ۱۳۸

وَالْفَخْرُ وَبِشَرِّ الْخَسْرِ وَبِئَاتٍ
المَكْرُوة - ۱۰

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے
پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید انہما اولاد اور
بنات و انوات سے نکاح کر نیوالا
شرابی اور تارکِ صلوة انسان ہے۔

خاتم الحقائق سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :
”ستہ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر
دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرار
ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد
مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ
کے باب طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیے ہو اگرچہ بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی
شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔
بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ متورہ
کو نوٹایا اور ایک ہزار روکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔ ۱۰
حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
بھی سنیں۔ فرماتے ہیں :۔

عَنْ السَّائِبِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّ

سائب بن خلد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

۱۰ صحیح بخاری، تفسیر سیوطی ص ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَخَذَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ
ظُلْمًا أَخَذَ أَهْلَهُ وَعَيْنَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالسَّيِّئَةِ وَالسَّيِّئِ أَجْعَلِينَ
لَا يُغْنِي اللَّهُ عَنْهُمْ الْفَيْسَةَ
صَرْفًا وَلَا عَصَا لَوْ ۚ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ
کو ظلم کا ٹھون ڈیا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ
کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام
فحشوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے
روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریفین کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریفین میں چار طریقوں سے
نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے
والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور مزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم مزید کے متعلق اقتباسات
نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کہ چونکہ
خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری
بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

مُحَمَّدٌ بْنُ جَرِيرٍ ثِقَاتٌ يَمِينٌ
أُظْفِرَ عَلَيْهِ الْوَسْمُ الْجَلِيلُ الْفَخْرُ
أَبُو حَمَزٍ أَفْتَدَا أَهْلَهُ مِنْ

محمد بیٹے جریر بڑے یزید طبری کے جلیل القدر
امام ہیں۔ آپ کی کینت ابو حنفیہ ہے
آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

بِحَقِّهِ السَّيِّئَاتِي فِي الْخَانِقَةِ فَقَالَ كَانَ
 نَعِيَتْ بِلَدِّهِ وَافْعِنْ كَذَلِكَ الْكَيْفَانِي
 تَعْلَمُ أَرْحَمُ بِالنَّظَرِ
 أَنْكَافُجِبْ بِلْ إِبْنِ جَبْرِ
 مِنْ كِبَارِ أَمْتَةِ الْإِسْلَامِ
 سیلانی نے بدکاری کی ہے۔ کہا
 ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے
 جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا
 ہی سیلانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا
 عن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے
 اکابر میں سے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

كَتَبَ مِنْ أَكْبَرِ أَئِمَّةِ الْفُكَّانِ
 وَجَعَلَ بِقَوْلِهِ وَيُجْعَلُ إِلَى
 بِمَرْفَعِهِ وَفَضْلِهِ
 ابن جریر علما کے بڑے بڑے اماموں
 میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر
 فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و
 معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَدَفِنَ فِي دَاوِلَ لَعْنُ
 أَلْفَنَاطِلَ وَوَعَاهُ مَعَهُ مَعُوذَاتُ
 وَنَسَبَ نَسَبًا وَنَسَبَهُ إِلَى
 الْإِسْلَامِ وَالْجَمَلَةِ مَسْنُودًا
 آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ
 حنبلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور
 کمینوں نے آپ کو دن میں دفن
 نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

بناؤ فکساؤ و حاکماتہ من ذلک
 کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
 کو ٹھنڈی کہا ہے آپ ان تمام باتوں
 سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

محمَّد بْنُ جَرِيرٍ ثَبَاتٌ يَنْفَعُ
 الْمُطَّلِعَ عَلَى كُنْهٍ الْغَيْبِ لِلْمُتَّقِينَ
 محمد بن جریر ثبوت ہے متعلق ہر غیبی میں اکثر
 مفسر ابو جعفر ثبوت اور صادق ہیں۔

یہ تعابیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ہر غیبی میں اکثر
 روایات موطن ہیں ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
 غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
 کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطنی کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال سبئي بن معين ليس بثقة يعني دارقطنی کہتے ہیں

نه الحديث والرواية جده وسلسلته ۴۴۴ نه میزان الامتدال ج ۳ ۴۴۴ نه میزان الامتدال ج ۳ ۴۴۴

کہ ابوحنفہ کمزور ہے اور ابن مسین کہتے ہیں کہ ابوحنفہ پختہ راوی نہیں ہے
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

أَشْرُهُ مِنْ رَدِّ آيَةٍ أَوْ يَحْفَظُ لَوْحٍ
فَبِئْسَ يَحْفَظُ وَهَذَا كَانَ شَيْعًا وَهُوَ
ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ عِنْدَ الْأَهْلِ
وَلَكِنَّهُ أَخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ
هَذِهِ الْأَشْيَاءِ وَمَا كُنْتُ جُنْدَ
عَسِيرٍ ۝

امام حسین کی شہادت کی روایات
اکثر ابوحنفہ سے ہیں اور وہ ضعیف
تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ
کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے
ہمارے کئی معلومات اس جیسی کسی اور
کو نہیں۔

ابوحنفہ کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ جی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں :

لَا يَحْفَظُ أَحَدٌ السِّيَرَةَ حَفَظَ
الْبَصِيحِ وَالسَّقِيمِ وَالضَّعِيفِ
وَالسَّابِقِ وَالْمُرْسَلِ وَالْمَنْقُولِ
وَالْمُعْتَلِ ۝

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتبوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، باطل
مرسل، منقول، معتزل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

لہ سان المیزان جلد ۱ ص ۱۹۹ ۱۰ الہدایۃ و انہا جلد ۸ ص ۲۸۴

موضوع کے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

اس لیے تاریخ میں ابوحنیفہ کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابوہریرہؓ سلمیٰ رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھتری کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَالْآلِ الْأَنْبِيَاءِ
 أَشْنَيْكَ بِبَعْضِكَ بِمَا تَغْفِرُ الْخَطِيئَةَ أَمَا
 لَمْ تَغْفِرْ قَتْلَ نَبِيِّكَ مِنْ تَغْفِرُ تَغْفِرُ
 الْوَيْسَاءَ أَيْتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ عَنْهُ أَمَا إِنَّكَ
 يَا بَارِيَهُ تَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَأَبْنَاءَ زَيْدٍ وَأَهْلِيَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ
 هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَجْعَلُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُ

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابوہریرہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھتری حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھتری حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بارگاہِ وحی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو چھڑا کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زبیر ہوگا اور یہ حسین جب میدانِ قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

سند شیعہ ۷

صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا أَتَانَا مِنْهُمْ وَاصْتَخَابُوا پر صرٹ اور صرٹ اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

مَا أَخْرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ طَاعَتِهِمْ وَخَلَعُوا دَوْلَاتِهِمْ
ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ
یَا لَئِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ هَذَا أَشَدُّ
الْشَّاسِ عَدَاوَةً لَنَا إِذْ مَا ذُكِرُوا
عَنْهُ مِنْ شَرِّهِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمُونِ
لَبَعْضُ الْقَادِرَاتِ لَمْ يَسْمَعُوهُ
جِدَّتْ مِنْهُ قَدَرٌ كَمَا يَشْفِيهِ لَبَعْضُ
الرِّقَابِ بَلْ مَدَّ كَانَتْ فَاسِقَاتٍ
جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر
الطاعت سے نکل گئے اور اپنے
اور ابن ملط اور ابن حنظلہ حاکم مقرر
کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین
دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ
صرٹ یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے
اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد
ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو
زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے
ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۷۔ مدار بحر جلد ۵ ص ۲۶۵ البدایہ والنہایہ ابن کثیر علیہ ۸ ص ۱۹۲ مہ البدایہ والنہایہ

جلد ۸ ص ۲۳۳ سطر ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ کہتے ہیں ۱۔

يَزِيدُ بْنُ مَعَادٍ رَوَى عَنْ أَبِي
سُفْيَانَ الثَّوَالِي رَوَى عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَدَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَمُورَةَ - مَعْنَى وَجْهِ
عَدَلَةَ - وَلَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ

یزید بن معاویہ کا وہ بیٹا ابی سفیان
کے یزید اپنے باپ سے روایت
کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا
خالد اور عبد الملک بن مروان روایت
کرتے ہیں۔ یزید محبوب انسان ہے
اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت

لی جائے۔

www.Isharat-ul-Uloom.net

معلوم ہوا کہ یزید اندر جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مُردود۔

یہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي عَثْبَةَ لَعَنَ الثَّقَاتُ شَنَا
فَوَسَّلَ مِنْ أَبِي عَثْبَةَ ثَلَاثَةً قَالَ
كَفْتُ عَنْهُ حَسْرَةً بَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ

یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عتبہ جو کہ
راوی سختہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا
نوفل بن ابی عتبہ نے وہ بھی
راوی سختہ ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز

فَذَكَرَ نَحْبْلَ يَزِيدَ غَيْرُ مَعْلُومَةٍ
 فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 يَزِيدُ فَقَالَ غَيْرُ نَحْوِ أَمِيرِ
 الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ وَ أَمْرِهِمْ
 فَغَرِبَ عَشْرَ مِائَةٍ سُوْطًا
 کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید
 کو امیر المؤمنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز
 نے کہا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنا ہے
 پس آپ کے حکم سے اس شخص کو
 بیس کوڑے مارے گئے۔
 معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مَعْلُومَةٍ مَقْتُودٌ
 فِي عَدَدِ النَّبِيِّ لَا يَحْتَسِبُ
 أَنْ يَزُوْعَ عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ
 بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَوَّيَ
 عَنْهُ
 یزید بن معاویہ محبوب انسان ہے
 اس لائق نہیں کہ اس سے روایت
 لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے
 ہیں اس سے روایت نہیں لینا
 چاہیے۔

یزید کے شیعہ انہوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ
 اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

۱۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ صفحہ ۴۳

۲۔ میزان المیزان جلد ۸ صفحہ ۴۴

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری سنی ثنائی کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخی کبیر جلد ۸ میں ۳۳۳ سے ۳۷۵ تک تقریباً ۲۲۲ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

بَانَ قَيْسٌ مَعْلُومٌ يَجُودُ أَنْ يَقْتَالَ
قَاتِلَ الْخُسَيْنِ نَفْسَهُ اللَّهُ أَوْلَاهُ
بِقَتْلِهِ. نَفْسَهُ اللَّهُ؟ كُنَّا
الْعَوَاجِبَ أَنْ يَقْتَالَ قَاتِلَ الْخُسَيْنِ
بِمَنْ سَأَلَ قَبْلَ التَّوَابَةِ
نَفْسَهُ اللَّهُ لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ
کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے
والے پر اللہ کی لعنت ہو کہہ جائز
ہے ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے
کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر
بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

لَمْ يَسْلُبْنِي فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ
 لَبِغْتُكَ يَحْيَىٰ بِكَفَرٍ بِكَفَرٍ
 بِمَا ضَلَّ حَيْثُ أَجَاؤُكَ شَلَّ الْحُسَيْنِ
 وَرَضِي مِنْكَ إِلَيْكَ وَقَالَ لَبِغْتُكَ
 بِمَا مَكَتَ يَزِيدُ لَكَ يَا مُرَّ الْقَوْمِ
 بِشَلِّ الْحُسَيْنِ وَابْتِغَا أَسْرَهُ
 بِطَلْبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَمَنْ يَلْبِ
 إِلَيْهِ فَمَنْ قَتَلُوهُ بَغْيٍ
 أَسِيرٍ وَمَا رَضِي مِنْكَ إِلَيْكَ وَالْأَمْرُ
 أَهْلٌ نَقُولُ بِمَا مَكَتَ يَزِيدُ
 أَسْرَ بِشَلِّ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِي وَ
 أَجَاؤُكَ وَالْقَوْمُ عَلَى أَهْلِهِ
 الْبَيْعَةِ فَمَا مَكَتَ يَحْيَىٰ الْقَوْمُ عَلَيْهِ
 وَالْأَمْرُ لَكَ كَمَا إِلَيْكَ قَاتِلُهُ
 لَا يَكْفُرُ مِنْ عَتِيرٍ اسْتَعْدَدَ لَهُ

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
 کہ لعنت بریزید جائز ہے کیونکہ وہ
 منکر خدا ہے اس نے امام حسینؑ
 کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
 بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
 رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
 بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو
 کہا تاہم قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور
 یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
 بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
 نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
 قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
 رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
 پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر وہ نہیں تو لعنت
 جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

الْقَوْمُ عَلَى أَجَاؤُكَ وَالْقَوْمُ عَلَى سُنَّةِ
 اِمَامِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَاتِلِ الْقَاتِلِ

نہ بتیہ اور شکر مراد

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو
جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل
پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے
پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق
بات یہ ہے کہ یزید کا قتل عین سے
راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کرنا
اگر صراحتاً راجح سے ثابت ہے لیکن
تو ازمنہ کی حد تک پہنچ چکا ہے پس
ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس
پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور سامی ہیں۔
شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے

ہیں —

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
ایسی بری جرات کی ہے کہ سیدنا حسین

قَتَلَهُ اَوْ اَسْرَمَهُ اَوْ اَبَاذَهُ اَوْ
رَضِيَ بِهِ. وَالْحَقُّ اَمَّا بِعَيْنِي
لِيُقْتَلَ الْحُسَيْنِ وَاسْتَشْمَاؤُهُ عَلَيْهِ
وَرَأْيَانَةُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَوَامِرُ مَعْنَاؤُ
اِسْتِشْمَاؤُهَا مَعْنَاؤُ
فَقَتْلُ لَوْ تَوَقَّعْنَا فِي تَسْلِيمِهِ بَلْ فِي
اِنْ سَأَلْنَاهُ لَنَسْتَأْذِنَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَ
اَنْصَارِهِ وَآخُو اَمِيهِ يَلْ

مَتَدِ اخْتَلَفَ فِي اَلْعَدَاوَةِ بَيْنَهُ
فَقَوْلُ لَعْنَةٍ بِمَا وَقَعَ مِثْلُهُ
مِنْ اَوْجِبَ جَزَاءُ مَعْلُومِ
السُّدَّةِ مِثْلُهُ الطَّاهِرَةِ كَالْاَمْسِ
لِيُقْتَلَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لے شرح المعتمد ص ۱۳

فَعَا جَرَى مَتَا يَنْتَبِهُنَّ بِمَلْعِهِ
الطَّبْنِ وَلَيْسَ لِيْكَرِهَ السَّخِي
وَقَبِيلٌ لَا إِذْ لَمْ يَنْفُتْ لَنَا عُنْ
بَلْكَ الْأَسْبَابِ التَّوَجُّعُ لِنَكْفِرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ هَبِ الطَّرِيقَةَ
الَّتِي سَابَتْهُ الْعَوْدِيَّةُ فِي شَانِهِ
السَّوْقُفُ فِيهِ وَرَجَعُ الْأَمْرِ
إِلَى أَهْلِهِ سُبْحَانَهُ ۝

یعنی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سیر میں انسان مَن نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اس کے بارے
میں خاموش رہے اور اس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

عَلَامَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ مَرْحُومٌ نَبْرَاسِ شَرْحِ شَرْحِ الْعَقَائِدِ فِي فِرْلَتِهِ ۝

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ
مِنْهُمْ أَنْبِ الْفَرْزِي الْخَدِثِ
وَصَفَّ كِتَابًا سَاءَ التَّرْدُ عَلَى
الْتَعْقِبِ الْعَيْنِيهِ انْكَاسِ فِ
عَنْ دَمِ يَمِينِهِ وَبِهِمُ الْإِسَامُ
أَخَذَ مِنْ عَيْنِكَ وَمِنْهُمْ
الْعَاقِبِينَ كَبُرَ لَيْسَ لِي ۝

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی ہے جس کا نام الروی الثعب
الغنی عن ذم یزید ہے اور ان ہی

علماء میں سے امام احمد منہل بھی ہیں
اور قاضی ابوعلی بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حنفیہ و شریعت میں بڑے
مشہد و سچے گئے ہیں اور امام احمد منہل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علماء علی القاری لکنتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

أَخْبَلْتُ فِي أَهْلِ بَيْتِي قَبِيلَ
فَعَسَا يَغْنِي لِمَا دَوَّعَتْهُ مَكَا
مَيْدَلُ عَلَى الْقَتَابِ وَمِنْ تَعْلِيلِ
الْمُتَعَذِّرِ مَنَ تَقْتَرِبُ بِهِ بَيْتَ قَسْبِ
الْحُسَيْنِ وَأَهْلِيهِ أَخْبَلْتُ
حَبْرَ كَيْفَ مَنَ لَيْسَا لَقَلْنَا بِأَشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَهَذَا وَبَيْنَهُ هَذَا
فِي مَبْدِئِهِ

یزید کے گُفَر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
گُفَر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کریں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
دُوروں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:-

مَنْ تَقَرَّرَ بِهِ نَعَضَ الْجَمَلَةَ مَسْنِ

شرح الفقہ المکرمۃ مسلم مصر

أَمَّا الْمُتَمَنِّينَ كَانُوا بِأَعْيُنِنَا
 تَبَاهُلُ حَيْثُ أَهْبَلُ الشُّعَّةَ وَالْجَلْبُتَ
 وَلَقَدْ هَذَا إِنْ هَذَا يَأْتِي الْفَوَاحِشَ
 عَنِ الْخِجَاةِ - ط

رَضِيَ اللہ عنہا یعنی تھے سویر بات البنت
 کے نزدیک بالکل باہل جسے یعنی یہ
 کسی اہل سنت کا قول نہیں یہ صرف
 غارجوں کا بڑیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
 لیکن بعض علما اور افراطی و جبر سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے چاہتے
 ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
 رَضِيَ اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذَا
 الْقَوْلِ وَ مِنْ هَذَا الْوَعْدِ کاد۔ یزید امام حسین رَضِيَ اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے
 امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ
 اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
 بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
 میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
 دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
 برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تہاک الصلوٰۃ ہے۔ زانی
 ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے محبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
 ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رَضِيَ اللہ عنہ کے قتل کا حکم

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رفا مند تھا۔ حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا انرا تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دھماکا گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ اسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر انفسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَنْهَى يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَرَسُولُهُ أَنْ يَعْرِضُوا إِلَيْهِ
وَالْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۚ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ
مَنْعَتَنَا ۖ لَافْتِنَا ۚ لَافْتِنَا ۚ لَافْتِنَا ۚ

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو
ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور
آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں
اور خدا نے ان کے لیے دردناک

۱ سورہ احزاب آیت نمبر ۵۸

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکا کہ اگر کتاب کفر و معصیت کے پرہیز گس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور شاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید معوض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کارنامے بد سرا انجام دیئے ہیں، اُمتِ رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور امانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرستی کے بعد اہل مدینہ کے غول سے ہاتھ رنگے اور با قیادہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی تذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تحریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور اس کی توبہ اور رجوع مزید محال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موافقت اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں اسے محفوظ دہانوں رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسک پر رکھے
 بِحُزْنٍ مِنَ النَّبِيِّ وَاللَّهِ الَّذِي جَاءَ وَبِهِتَهُ وَكَتَبَهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنْكَ يَحْيِيكَ يَا
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں
 کا پتھر ہے۔ یہ مسک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسک پر قائم رکھے۔

اُمّتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمّتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ
 ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنی بھی کہتے ہیں اور بعض کافریا
 لعنی کہنے سے منکر کرتے ہیں۔ بعض نہ منکر کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنی کہتے
 ہیں یہ تینوں مسک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب
 حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا
 رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا
 کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک دوا اُسے زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس
 کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام ”رشید ابن رشید امیر المؤمنین یزید رضی اللہ عنہ“
 ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رضی اللہ عنہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمة اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ غار جیوں کا یہ ابن تیمیہ پر ہتھکن ہے حالانکہ غار جی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔

إِذَا مَا مَنَّكَ الْفَتَاءُ مَا فَعَلْنَا شَيْئًا بَلْكَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ نَظَرْنَا فِي تَحْرِيرِ مِائَةِ أَلْفٍ
اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے غار جی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

ابن تیمیہ نے حسین رضی اللہ عنہ کے
پہانہ گلن کو خوب مسو سالن دے کر
ان کو مدینہ شریفین بھیج دیا باوجود اس
کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ
کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا

إِنَّهُ يُعَذِّبُ أَحْسَنَ الْعَذَابِ
وَأَزْكَى سُلْطَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ
لَكِنَّهُ صَحَّ ذَلِكَ مَا أَنْتَ عَسَرَ
بِالْعُسَيْنِ وَأَوَّسَرَ بِقَتْلِ قَائِلِهِ
وَأَوْخَذَ بِسَائِرِهِ

اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اہل مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا غیر خواہ ہو تا تو حسین رضی اللہ عنہ کی غایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا یہ سب کچھ ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں ہو سکتا۔ قرینیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کہہ نہیں سکتے ہیں اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ السلام سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ السلام کی جنت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھیار غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَتْنَا أُمَّ حَرَامٍ
 أَمَّا سَبَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ حَبِيثٍ مَسَّنِ
 أَسْتَبَقَ يُفْرُونَ الْبَغْيَ قَدْ أَتَجَبْنَا
 قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 لَسْنَا فِيمَا قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ شَرٌّ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوَّلُ حَبِيثٍ مَسَّنِ أَسْتَبَقَ يُفْرُونَ
 مَدِينَةَ قَيْسَرٍ مَغْفُورَ لَكُمْ

میر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
 ام حرام نے کہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرماتے سننا کہ پہلا لشکر میری
 اُمت کا جو غزوہ بحر اُڑے گا ان
 پر جنت واجب ہے صاتم حرام
 کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
 کیا میں ان میں سے ہوں آپ نے
 فرمایا تو ان میں سے ہے پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

کا پہلا شکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گاہم بخشنے ہوئے میں نے

خارجیوں کا استدلال ہوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے
پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور
یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی
بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے
میں تو مذہب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو نبی اللہ صلی
یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن
ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان
ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں
نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر
یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے
قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ماہنامہ الامام الاخصاص البعث یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:-

لَا مِلْزَمَ مِمَّنْ دَخَلَ فِيهِ فَإِنَّ اللَّهَ
الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ لَا يَخْرُجُ بِدَلِيلٍ
خَاصٍّ إِذَا تَخَلَّفَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
قَوْلَهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْفَعَةٌ لِّكُلِّ مَشْرُوعٍ بِأَنَّ
يَكُونُ تَوَاصُلُ أَهْلِ الْغَيْرَةِ وَحَقُّ
لَهُ أَدْنَى وَاحِدَةٍ تَكُونُ مِنْ غَزَائِلِ
بَعْدَ ذَلِكَ لَكُنْ مَعَهُ فِي ذَلِكَ
الْعُسْرُ مِنَ الْإِقْنَاءِ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ
الْمُسْلِمَ إِذَا مَنَعَهُ لَيْسَ مِنْهُ شَرْطُ
الْغَيْرَةِ وَفِيهِ بَيِّنَةٌ

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہو سکتا کہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یکہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد و شکر کا مرتبہ ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

۱۔ فتح الباری ج ۱ ص ۱۷۷ مطبوعہ دکن

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ حبش قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محمد ثمین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سورہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جِوَانِاسَانَ زَبَانَ سَے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دے وہ جنتی ہے۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
قادیانی کی اُمت کا فرکیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
خود سورہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے بہتر
فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری اُمت کے بہتر فرقے ہوں گے۔ اس
بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جہنمی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توبہ کے مطابق
جو ہیں میرے ہوا وہ بدیہ ناظرین کو دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
مختصر انشاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہو گا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے غارجوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے
وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری
دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا زید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ
لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام
ہم سے حاصل کریں۔

www.ishaat-ul-bloom.net

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پرکشش انداز میں برہتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ بہرہ و مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے بہرہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع نہ مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے مُجددِ اکام و معائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (رہمہ نصی)